جناب خسروی صاحب کراچی

اسپین میں قادیانیوں کی مسجد ضرار

باوجودیکہ پاکستانی آئین وقانون کی رو سے متنبی قادیان کی امت کے دونوں فرقوں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے (جس کی توثیق دنیا بھر کے مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم " رابطہ عالم اسلامی " نے پورے عالم اسلام کی ایک سو چالیس سے زائد سربرآوردہ تنظیموں کے ایک مشترکہ اجلاس میں بھی کی ہے) لیکن ہماری اب تک کی حکومتوں کی نام نہاد " اسلامی رواداری " وسیع القلبی اور فراخ ذہنی کے نتیجہ میں ہر شہری و عسکری ادارہ کے ہر شعبہ کے اعلیٰ مناصب پر اس کے افراد کے تمکن و تسلط کے زور و زعم پر اب اس جماعت کی جسارت و جرأت جتنی بڑھتی جا رہی ہے اس کا اندازہ کرنے کے لئے ان لوگوں کی دیدہ دلیری کا ایک تازہ واقعہ عامۃ المسلمین کی توجہ اور ارباب اقتدار علمائے کرام و مشائخ عظام کے خصوصی غور اور فکر کے لئے پیش ہے۔

برسوں سے ہمارے محلہ (ناظم آباد ۴ ڈی) میں صرف ایک صاحب اس امت کے رہتے ہیں جو بلاشبہ ایک اچھے ہمسایہ ہیں۔ اب سے پہلے یہ ہوتا رہا ہے کہ ان کی خواتین اپنی ہمسایہ نیز دیگر ملاقاتی خواتین کو اپنی جماعت کا لٹریچر دے کر پڑھنے کی ترغیب و تحریص اور زبانی بھی تبلیغ کرتی رہی ہیں، لیکن خود ان صاحب یا ان کے صاحبزادوں نے کبھی مردوں میں اس موضوع پر کوئی بات اشارۃً بھی نہیں کی۔ چنانچہ بہت سے ہم محلہ تو ان کے عقائد سے ناواقف تھے اور انہیں مسلمان ہی سمجھتے تھے۔ ۱۰-۹-۸۲ء کو (یعنی ٹھیک اسی دن جب اس جماعت کو کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) کی عدالت میں (وہاں کے وقت کے مطابق) شام کے چار بجے مسلمانوں کے خلاف حکم امتناعی کے اجراء کے مقدمہ میں شکست ہوئی) ان صاحب نے اپنے جاننے والے تمام اہل محلہ مسلمانوں کے گھر گھر خود جا کر شیرینی کا ایک ایک ڈبہ پہنچایا اور جب پوچھا گیا کہ یہ مٹھائی کس تقریب میں ہے تو بتایا کہ یہ اس بات پر اظہار مسرت ہے کہ ہسپانیہ میں (۷۱۱ سے ۱۴۹۲ عیسوی تک) آٹھ سو سال تک قائم رہنے والی اسلامی حکومت کے زوال کے بعد ایک پہلی مسجد کا افتتاح آج ہو رہا ہے جس کے لئے ہماری جماعت ۳-۶-۴۶ء سے اب تک جدوجہد کرتی رہی ہے۔ اپنی جماعت کی ۳۶ سالہ ان مساعی اور بالآخر اب کامیابی کی تفصیلات سے واقف کرنے کے لئے تقریباً ۴"×۹" کا

تین تہہ کیا ہوا چھ صفحات کا ایک کتابچہ بھی مٹھائی کے ہر ڈبے کے ساتھ مسلمانان محلہ میں تقسیم کیا۔ جس کی تفصیلات و عبارات حسب ذیل ہیں:۔

سرورق (صفحہ ۱) خانہ کعبہ و حرم کی "۱½ × ۲½" کی ایک مبہم تصویر۔ جس میں مطاف میں نمازیوں کو سربسجود دکھایا گیا ہے اس تصویر کے نیچے پورا کلمہ طیبہ۔ اس سے نیچے برآمدہ نما چودہ در کی ایک عمارت جس کے سامنے ایک وسیع چبوترہ کا صحن۔ اس عمارت کی پشت پر دائیں طرف ایک اور بلند تر عمارت، جس کے سامنے کے رخ پر دونوں طرف کلس دار ایک ایک مینار۔ ان دونوں میناروں کے وسط میں دروازہ پر ایک چھوٹا سا گنبد اور اس سے ملحق بھی دونوں طرف ایک ایک چھوٹا مینارچہ۔ اس چودہ دری دالان نما تعمیر کی پشت پر بائیں کونے میں ایک بلند ششش پہلو عمارت پر ایک گنبد مع کلس کے، جس میں یا تو دفتری کمرے ہیں یا جماعت کے اراکین کے اجتماعات کے لئے سماعت گاہ (آڈیٹوریم) اور کتب خانہ اور ریڈنگ روم وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ اس تصویر کے نیچے بہت جلی قلم سے اس عمارت کا نام "مسجد بشارت" تحریر ہے۔ اور اس کے نیچے "پیڈرو آباد (سپین)" نسبتاً کم تر جلی تحریر میں رقم ہے۔ پھر اس سے نیچے تیسری سطر میں "افتتاح ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء" مرقوم ہے۔ اور سب سے آخری سطر میں دو متوازی خطوط کے درمیان اس کتابچہ کے ناشرین کا نام "نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ" چھپا ہوا ہے۔ (آگے کتابچہ کے مندرجات کی تفصیل ہے جو چھوڑ دی گئی ہے۔ ادارہ)

جیسا کہ عرض کیا ہے، یہ کتابچہ اور اس کے ساتھ اظہار مسرت و فتح مندی کے لئے شیرینی عین اس دن اس جماعت کے افراد کے ذریعہ مسلمانوں کے گھروں پر پہنچائے گئے جس سے اگلے دن کے اخبارات میں جنوبی افریقہ کی عدالت عالیہ میں ان کی وہاں کی تبلیغی انجمن کے حق میں اور مسلمانوں کے خلاف جاری کردہ عبوری حکم امتناعی کے مقدمہ میں ان کی شکست کی خبریں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی تھیں۔ اسے کوئی اتفاقی واقعاتی توارد نہیں کہا جا سکتا۔ اس عدالت میں ان کے مقدمہ کی سماعت کی تاریخ (۹-۹-۱۹۸۲) بہت پہلے سے مقرر تھی۔ اور ان کے مرکزی ادارہ کو یقین کامل تھا کہ ان کی اس درخواست میں ایسے اساسی قانونی اسقام ہیں جس کی بنا پر وہ لازماً خارج ہو جائے گی۔ اور اس کا نتیجہ عامۃ المسلمین کے لئے باعث فخر و ابتہاج اور خود ان کے افراد کے لئے احساس شکست سے بددلی اور ندامت و ذلت کا سبب ہوگا۔ چنانچہ انہیں عواقب و نتائج کی پیش بینی کے مدنظر اسپین میں اس نام نہاد مسجد کے افتتاح کی تاریخ، جنوبی افریقی عدالت میں سماعت مقدمہ کے لئے مقررہ تاریخ کے ٹھیک دوسرے دن کی مقرر کی گئی اور اس کتابچہ کی صورت میں اعلان فتح ہزاروں کی تعداد میں پہلے سے چھپوا کر پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں اپنے ارکان تک مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے لئے پہنچا دیا گیا جس کا مقصد صریحاً اہل اسلام پر واضح کرنا ہے کہ تم لوگ جنوبی افریقہ میں ہماری اس عبوری شکست پر کیا خوشیاں منا رہے ہو؟ ہمارا فاتحانہ کارنامہ یہ دیکھو

کہ ہسپانیہ میں جہاں تم لوگ ۱۹۴۲ء سے اب تک کوئی نئی مسجد تو کیا بناتے، پرانی مساجد کو بھی واگزاشت کرا کے حاصل نہیں کر سکے۔ ہم نے اپنا تبلیغی مرکز اور "مسجد" کے نام سے معبد قائم کر لیا۔ جو تدریجاً سارے ہسپانیہ کو ہمارا ہم عقیدہ بنائے گا۔ جیسا کہ اس کتابچہ میں اس جملہ سے اپنے عزائم کا اظہار کیا ہے۔ "یہ روحانی خوشبو ایک دن سارے سپین کو مسحور کر دے گی"

اگر اس امر پر غور کیا جائے کہ حکومت ہسپانیہ، جس نے مسلمانوں کو آج تک کی درخواستوں کو نظر انداز کر کے کسی نئی مسجد کی تعمیر کی اجازت دینا تو کجا، کسی قدیم مسجد کو بھی واگذار نہیں کیا۔ ان لوگوں کو یہ خصوصی رعایت دینے پر کیوں آمادہ ہو گئی۔ تو اس کا جواب بغیر کسی تردد و تفکر کے یہی ہے کہ وہ حکومت اس جماعت کو نہ صرف دنیا بھر کے مسلمانوں سے الگ، بلکہ اپنی ہی طرح معاندین اسلام میں شامل سمجھتی ہے۔ لہذا دشمن کا دشمن تو لازماً دوست ہوتا ہی ہے۔ چنانچہ اگر غیر مسلم حکومت نے ان دشمنانِ اسلام کو اپنے سایۂ عاطفت میں ایک مرکز قائم کرنے میں مدد دی تو یہ بات دراصل خود اس حکومت کے اسلام دشمن مقاصد کی بنا پر ہے۔ اگر یہ جماعت پورے ہسپانیہ کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے عزائم میں کامیاب بھی ہو جائے تو ہسپانیہ کے جنوب میں تمام اسلامی افریقی ممالک میں زیادہ مؤثر تدابیر سے اختلال و انتشار پھیلا سکتی ہے جو مخالفین کا ہمیشہ مدعا و مقصد رہا ہے۔

کیا ہمارے، نیز دیگر مسلم ممالک کے ارباب حل و عقد، مقتدایان بست و کشاد پورے عالم اسلام کے علمائے کرام، مبلغین عظام اور مشائخ ذوی الاحترام مسیلمۂ قادیان کی اس امت کے اس نعرۂ مبارزت کا کوئی مؤثر اور عملی جواب دینے کی اہلیت و جرأت رکھتے ہیں؟ بحالات موجودہ تو یہ امید موہوم ہی ہے کہ ہسپانیہ میں کسی نئی مسجد کی تعمیر تو کیا، وہاں کی قدیم ترین، عظیم ترین اور جمیل ترین مسجد قرطبہ ہی کو حکومت سے واگذاشت کرا کے صلوٰۃ پنج گانہ نہیں تو کم از کم جمعہ یا عیدین کی نمازوں کے لئے ہی حاصل کر سکیں۔

وہ تو خیر ہے ہی مخالفین کا ملک، ہم تو یہ بھی نہ کر سکے کہ اپنے قریب ترین ہمسایہ اور باہمی رفاقت کے مدعی ملک کے اہم شہروں میں اہل سنت والجماعت کے لئے تعمیر مساجد کی اجازت حاصل کر سکیں۔ تاکہ وہاں جو ہمارے ہم عقیدہ باشندے رہتے اور جاتے ہیں وہ اپنی مساجد میں علی الاعلان عبادات ادا کر سکیں۔

اس تحریک کا محرک ماہنامہ "البلاغ" کراچی کی جلد ۱۷ کے شمارہ ۱ بابت محرم ۱۴۰۳ھ نومبر ۱۹۸۲ء کے صفحات ۳ لغایتہ ۱۳ پر محترمی مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدمجدہٗ کا اداریہ بعنوان "کیپ ٹاؤن کا مقدمہ" ہوا ہے جس میں انہوں نے وہاں کی عدالت میں ان لوگوں کی وقتی ناکامی کا حال بشرح و بسط سے مرقوم فرمایا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے اپنی اس عارضی شکست کا جو یہ دندان شکن جواب ہم مسلمانانِ عالم کو دیا ہے اُسے بھی برائے توجہ و تفکر و تدبر پیش کر دیا جائے۔ وما علینا الا البلاغ